بسم اللہ الرحمن الرحیم

رضاعی بھتیجی سے نکاح کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے کزن نے میری والدہ کا دودھ دو سال کی عمر کے بعد اوراڑھائی سال کی عمر سے پہلے پیا ہے ۔ اب اس کی بیٹی جوان ہے ۔ کیا ہم اپنے چھوٹے بھائی کا نکاح اس سے کر سکتے ہیں؟

جواب

شرعی طور پر دو سال کے بعد بچے کو دودھ پلانا جائز نہیں ہے ۔ لیکن اگر کسی نے اڑھائی سال سے پہلے پہلے دودھ پلادیا تو اس سے حرمت رضاعت ثابت ہوجاتی ہے ۔ لہذا صورت مسئولہ میں آپ کی والدہ کا دو سال کے بعد آپ کے کزن کو دودھ پلانا اگرچہ جائز نہیں تھا ۔ لیکن چونکہ وہ اڑھائی سے پہلے پلایا گیا ہے ، جس کی وجہ سے حرمت رضاعت ثابت ہونے کی وجہ سے وہ کزن آپ سب بہن بھائیوں کا رضاعی بھائی ہوگیا ۔ اب اس کی بیٹی آپ کی اور آپ کے چھوٹے بھائی کی رضاعی بھتیجی بنے گی ۔ جس طرح حقیقی بھتیجی سے نکاح کرنا حرام ہے ، اسی طرح رضاعی بھتیجی سے نکاح کرنا بھی حرام ہے ۔ کیونکہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں ۔ لہذا صورت مسئولہ میں آپ لوگ اپنے بھائی کا مذکورہ کزن (رضاعی بھائی) کی بیٹی سے نکاح نہیں کر سکتے ۔

دودھ پلانے کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَ الْوٰلِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾ ترجمہ : اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہیے ۔ (پ 2، سورۃ بقرہ، آیت 233)

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "(ولم یبح الإرضاع بعد مدته) لأنه جزء آدمي والانتفاع به لغير ضرورة حرام على الصحيح" ترجمہ : مدت رضاعت کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں کیونکہ یہ انسان کا جزو ہے اور جزوِ انسانی سے بلاضرورت نفع حاصل کرنا حرام ہے صحیح قول کے مطابق ۔ (درمختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج 3، ص 211، دارالفکر، بیروت)

الاختیار میں ہے : "وحكم الرضاع يثبت بقليله، وكثيره. إذا وجد في مدته، وهي ثلاثون شهرا" یعنی : تھوڑا یا زیادہ دودھ پینے سے رضاعت کا حکم ثابت ہوجاتا ہے جبکہ وہ مدت رضاعت میں ہو اور وہ مدت تیس ماہ (یعنی اڑھائی سال) ہے ۔ (الاختیار لتعلیل المختار، ج 3، ص 117، مطبعۃ الحلبی، القاہرۃ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں "بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے ، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح

نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلادے گی، حرمت نکاح ثابت ہوجائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔" (بہار شریعت، ج 2، حصہ 7، ص 36، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قرآن پاک میں اللہ عزوجل حرام کردہ عورتوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں۔ (پ 4، سورۃ النساء، آیت نمبر 23)

مصنف ابن ابی شیبہ، صحیح مسلم ج 2، ص 1086، ص 1070، سنن ابی داؤد ج 2، ص 221، سنن ابن ماجہ، ج 1، ص 623، مصنف عبدالرزاق ج 7، ص 476، اور دیگر کئی کتب میں الفاظ مختلفہ کے ساتھ حدیث پاک میں ہے: "واللفظ للاول "یحرم من الرضاعۃ، مایحرم من النسب" ترجمہ: رضاعت کی وجہ سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج 3، ص 549، مطبوعہ ریاض)

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے آپ رضی اللہ عنہا سے حضرت افلح رضی اللہ عنہ نے آنے کی اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان کو اجازت نہیں دی، تو انہوں نے کہا کہ آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں حالانکہ میں تو آپ کا چچا ہوں، تو میں نے کہا وہ کیسے؟ انہوں نے کہا: أرضعتك امرأة أخي بلبن أخي، فقالت: سألت عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: «صدق أفلح ائذني له" ترجمہ: کہ آپ کو میرے بھائی کی بیوی نے میرے بھائی کے دودھ سے پلایا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں عرض کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افلح نے سچ کہا۔ تم اسے اجازت دے دو۔ (بخاری شریف، ج 3، ص 169، دار طوق النجاۃ، مصر)

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انه عمك، فليلج عليك، قالت عائشة: وذلك بعد أن ضرب علينا الحجاب، قالت عائشة: يحرم من الرضاعة مايحرم من الولادة" ترجمہ: بیشک وہ تیرا چچا ہے پس وہ تیرے پاس آسکتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ پردے کے احکام لازم ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رضاعت کی وجہ سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ (بخاری شریف، ج 7، ص 38، دار طوق النجاۃ، مصر)

جوہر نیرہ میں ہے: کذلک بنات اخیه وبنات اخته من الرضاعة ترجمہ: یعنی نسبی کی طرح رضاعی بھائی بہن کی بیٹیاں بھی حرام ہیں۔ (الجوہرۃ النیرہ، کتاب النکاح، جلد 2، صفحہ 68، مطبوعہ ملتان)

امام اہل سنت اعلی حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الحنان فرماتے ہیں: بھانجا بھانجی، بھتیجا بھتیجی نسب سے حرام ہیں یا نہیں؟ ضرور ہیں، تو دودھ سے بھی قطعاً حرام ہیں، اور شک نہیں کہ اپنی نسبتی ماں کی رضاعی اولاد اپنی بہن بھائی ہے، تو اس اولاد کی نسبتی اولاد

اپنے سے یہی رشتے رکھتی ہے، اسے یوں سمجھئے مثلاً زید کی ماں ہندہ کا دودھ عمرو نے پیا، تو عمرو اور زید رضاعی بھائی ہوئے، اگر کہے نہ ہوئے تو ہندہ مرضعہ کی بیٹی لیلیٰ بھی عمرو رضیع کی بہن نہ ہوگی کہ جب ہندہ کا بیٹا زید عمرو کا بھائی نہ ہوا، تو ہندہ کی بیٹی لیلیٰ کس رشتہ سے عمرو کی بہن ہوجائے گی حالانکہ وہ بہ نص قطعی قرآن عمرو کی بہن ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:﴿و امھتکم الّتی ارضعنکم واخواتکم من الرضاعۃ﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہاری مائیں جنھوں نے تمھیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں۔ (ت)

وعلیٰ ہذا القیاس باقی صورتیں، اور جب مرضعہ کی سب اولاد رضیع کے بہن بھائی ہوگئے تو رضیع کی اولاد اولادِ مرضعہ کے لیے یقیناً اپنے بہن بھائی کی اولاد ہے، اور اپنے بہن بھائی کی اولاد یقیناً اجماعاً حرام ہے، تو پھوپھی بھتیجے یا چچا بھتیجی یا خالہ بھانجے یا ماموں بھانجی کا زنا کیونکر حلال ہوسکتا ہے، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (فتاوی رضویہ، ج 11، ص 491، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: Lar-11647

تاریخ اجراء: 25 صفر المظفر 1444ھ/22 ستمبر 2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net